بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

سنہ سات ۷ اور آٹھ ۸ ہجری کے بعض غزوات اور سرایا کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 /اپریل 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آنحضرت ﷺ کے زمانے کی مختلف مہمات کا ذکر ہو رہا ہے۔ ان میں ایک سریہ غالب بن عبد اللہ بطرف فدک کا ذکر بھی ملتا ہے۔ حضرت بشیر بن سعدؓ شعبان ۷/ہجری میں ۳۰/افراد کے ساتھ فدک میں بنو مرّہ کی طرف گئے۔ بنو مرّہ نے بشیر بن سعدؓ کے تمام ساتھیوں کو شہید کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپؐ نے زبیر بن عوّامؓ کو تیار کیا اور ان کے ساتھ دو سو صحابہؓ کو بھجوایا۔ اس مہم میں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی اور مالِ غنیمت بھی حاصل ہوا۔

پھر ایک سریہ شجاع بن وہب ہے، یہ سریہ ربیع الاوّل ۸/ہجری میں ہوا۔ اس سریہ کی تفصیل اس طرح بیان ہوئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو مسلسل اطلاعات مل رہی تھیں کہ سِیی کے علاقے سے بنو ہوازن دشمنانِ اسلام کی مدد کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے حلیف قبائل کے افراد کو لوٹ کر جنگلات میں چھپتے ہیں۔ ماہ ربیع الاول سنہ 8 ہجری میں حضور ﷺ نے حضرت شجاعؓ کو 24 مجاہدین دے کر بنو ہوازن کی سرکوبی پر مامور فرمایا ان کو بنو عامر بھی کہا جاتا تھا۔ حضرت شجاع مجاہدین کے ساتھ رات کو سفر کرتے اور دن کو چھپے رہتے یہاں تک کہ اچانک صبح کے وقت بنو عامر کے سر پر جا پہنچے اور ان پر حملہ کر دیا۔ حضرت شجاع نے اپنے مجاہدین کو حکم دیا کہ ان کا تعاقب نہ کریں۔ انہیں بہت سے اونٹ اور بکریاں ملیں جنہیں وہ ہانک کر مدینہ لے آئے اور مال غنیمت بانٹ لیا۔ ان میں سے ہر شخص کے حصہ میں پندرہ اونٹ آئے۔ اس سریہ میں پندرہ دن صرف ہوئے۔

اس کے بعد ایک سریہ کعب بن عمیر غفاری کا ذکر ہے، یہ سریہ ۸/ربیع الاوّل ۸/ہجری کو ہوا۔ آپؐ نے حضرت کعب بن عمیر غفاریؓ کی قیادت میں پندرہ صحابہؓ کو ذاتِ اطلاح کی طرف روانہ فرمایا جو وادی القریٰ

کی پشت پر تھا۔ کر جب ذات اطلاح کے قریب پہنچے تو دشمن کے ایک جاسوس نے ان کو دیکھ لیا اور اس نے فوراً ہی اپنے آدمیوں کو مسلمانوں کی پیش قدمی کی اطلاع دے دی۔ انہوں نے تیاری کی اور بڑا لشکر تیار کر لیا۔ صحابہؓ نے ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دی مگر انہوں نے انکار کر دیا اور انہوں نے صحابہؓ پر تیر اندازی شروع کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ان کی اس حرکت کو دیکھا تو ان سے جانفشانی سے لڑائی کی یہاں تک کہ لڑتے لڑتے سب شہید ہوگئے۔ ان صحابہ میں سے ایک صحابی مقتولین میں زخمی حالت میں تھے وہ وہاں سے بچ نکلے۔ ایک روایت کے مطابق وہ حضرت کعب بن عمیر خود تھے۔ بہر حال لکھا ہے کہ جب رات ٹھنڈی ہوئی تو وہ سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے اور آپؐ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ آپ کو یہ خبر انتہائی گراں گزری۔ آنحضرت ﷺ نے اسی وقت ان کی طرف ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ فرمایا مگر پھر آپؐ کو پتہ چلا کہ وہ لوگ اس مقام سے ہٹ کر کہیں اور چلے گئے ہیں اس لئے آپ ﷺ نے یہ ارادہ ملتوی کر دیا۔

غزوہ موتہ جمادی الاولیٰ ۸/ ہجری یا ستمبر ۶۲۹ء میں ہوا۔ موتہ شام کی سرزمین پر مدینے سے تقریباً ۶۰۰/ میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ اس غزوے کا سبب مسلمانوں کے قاصد حارث بن عمیرؓ کی دردناک شہادت تھی، جو آپؐ پر بہت گراں گزری تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسان قبیلے کے رئیس کو جو رومی حکومت کی طرف سے بصرہ کا حاکم تھا یا خود قیصر روما کو خط لکھا، اس خط میں غالباً رومی قبائل کی شکایت ہوگی کہ وہ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے ہیں اور انہوں نے پندرہ مسلمانوں کو بے دردی سے قتل بھی کیا ہے۔ یہ خط حضرت حارثؓ کے ہاتھ بھجوایا گیا جو موتہ مقام پر ٹھہرے، جہاں غسان قبیلے کا ایک رئیس شرحبیل انہیں ملا، اور اس نے حضرت حارثؓ کو گرفتار کر کے قتل کروادیا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب حارثؓ کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپؐ نے اِس واقعے اور گذشتہ واقعے کی سزا کے طور پر تین ہزار کا لشکر تیار کروایا اور زید بن حارثہ کو اس کا امیر مقرر فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو حضرت جعفر بن ابی طالب امیر ہوں گے اور اگر جعفر بن ابی طالب شہید ہوگئے تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ امیر ہوں گے اور اگر عبد اللہ بن رواحہ بھی شہید ہوگئے تو مسلمان جسے چاہیں اپنا امیر مقرر کر لیں۔

نعمان نامی ایک یہودی وہاں موجود تھا، اس نے کہا کہ اے ابو القاسم! اگر آپؐ نبی ہیں تو جن جن کا آپ نے نام لیا ہے وہ سب شہید ہو جائیں گے۔ پھر اسی یہودی نے حضرت زیدؓ سے کہا کہ زیدؓ! وصیت کر لو۔ اگر محمد (ﷺ) سچے نبی ہیں تو تم واپس لوٹ کر نہیں آسکو گے۔ حضرت زیدؓ نے کہا کہ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں۔ جب آپؐ امیر مقرر فرما رہے تھے تو حضرت جعفرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے گمان نہ تھا کہ آپ مجھ پر زید کو امیر مقرر فرمائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم جاؤ! تم نہیں جانتے کہ بہتر کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید کو ایک سفید جھنڈا دیا اور ہدایت فرمائی کہ حضرت حارثؓ کی شہادت
کی جگہ پہنچ کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں اگر تو وہ قبول کرلیں تو ٹھیک ورنہ ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر جنگ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو وداع کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے ساتھ کے مسلمانوں سے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے منکرین سے مقابلہ کرو۔ نہ دھوکا دینا، نہ خیانت کرنا، نہ کسی شِیر خوار بچّے کو قتل کرنا، نہ کسی عورت اور نہ کسی عمر رسیدہ کو قتل کرنا، نہ کسی کھجور کے درخت کو کاٹنا، نہ کسی اور درخت کو کاٹنا، نہ کسی عمارت کو گرانا۔ پھر لشکر کے سپہ سالار کو فرمایا کہ جب تم کسی مشرک سے ملو تو اسے تین امور کی دعوت دینا، اگر وہ ان میں سے کوئی بھی امر مان لے تو اسے قبول کرلینا اور انہیں اذیت نہ دینا۔ انہیں دعوت دینا کہ وہ اپنے شہر سے مہاجرین کے شہر میں منتقل ہو جائیں، اگر وہ اس طرح کرلیں تو انہیں بتانا کہ ان کیلئے وہی ہے جو مہاجرین کیلئے ہے اور ان پر وہی ہے جو مہاجرین کیلئے ہے۔ اگر وہ انکار کردیں تو انہیں کہنا کہ وہ مسلمانوں میں سے اہلِ بادیہ کی طرف جائیں۔ ان کے لیے اللہ کا وہی حکم ہوگا جو باقی مسلمانوں کیلئے ہے، لیکن انہیں مالِ غنیمت اور مالِ فے میں سے حصّہ نہیں ملے گا یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں۔ اگر وہ اس کا بھی انکار کردیں تو ان سے جزیے کا مطالبہ کرنا۔ اگر وہ مان جائیں تو قبول کرلینا اور انہیں اذیت دینے سے رُک جانا، اگر وہ اس کا بھی انکار کردیں تو اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف مدد مانگنا اور ان سے جہاد کرنا۔ اگر تم کسی قلعہ یا شہر کا محاصرہ کرلو اور وہ تم سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ مقرر کرنے کا ارادہ کریں تو ان سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ مقرر نہ کرنا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ یہ واقعہ بالکل اسی طرح پورا ہوا، پہلے حضرت زیدؓ شہید ہوئے، اس کے بعد حضرت جعفرؓ نے لشکر کی کمان سنبھالی اور وہ بھی شہید ہوگئے، اس کے بعد عبداللہ بن رواحہؓ نے لشکر کی کمان سنبھالی اور وہ بھی شہید ہوگئے۔ قریب تھا کہ لشکر میں انتشار پیدا ہو جاتا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے بعض مسلمانوں کے کہنے پر اسلامی جھنڈے کو پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذریعے مسلمانوں کو فتح دی اور وہ خیریت سے اسلامی لشکر کو واپس لے آئے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ ذکر جاری ہے اور آئندہ بھی ان شاء اللہ چلے گا۔ ابھی مَیں ایک شہید اور بعض مرحومین کا ذکر کروں گا اور نماز کے بعد ان کی نمازِ جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

۱۔ مکرم لئیق احمد چیمہ صاحب ابن مکرم چودھری نذیر احمد چیمہ صاحب۔ انہیں ۱۸/اپریل کو کراچی میں ایک ہجوم نے حملہ کرکے اینٹیں اور پتھر مار کر نہایت ظالمانہ طور پر شہید کردیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شہید کی عمر ۴۷/سال تھی۔ شہید مرحوم ایک ورک شاپ چلاتے تھے اور ان کی دیانت داری کی وجہ سے ان

کا کاروبار کافی وسیع ہو گیا تھا۔ مرحوم موصی تھے، نہایت مستعد جماعتی کارکن، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ملنسار، محبت کرنے والے، بہت بہادر اور دوسروں کو ہمت دلانے والے، خلافت سے خاص تعلق رکھنے والے، خطبات غور سے سننے والے، جماعتی ڈیوٹیز اور مقدمات کی پیروی میں پیش ہونے کے لیے ہر دم تیار رہتے تھے۔ شہادت کے واقعے سے دو روز قبل مخالفین کی جانب سے عدالت میں انہیں دھمکیاں بھی دی گئی تھیں۔ قرآن کریم سے شہید کو والہانہ عشق تھا۔ پسماندگان میں دو بیویاں، اور سات بچے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بہن اور بھائی بھی ہیں۔

شہید مرحوم کے ذکر کے ذیل میں حضورِ انور نے فرمایا کہ آج بھی قصور کے ایک گاؤں میں نوجوان احمدی کی شہادت کی اطلاع ہے، تفصیلات ابھی نہیں آئیں۔

اس کے بعد حضورِ انور نے مخالفین کے متعلق دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کی پکڑ کے جلد سامان کرے ان کے لیے اب یہی ہے کہ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

۲۔ محترمہ امۃ المصور نوری صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب۔ مرحومہ گذشتہ دنوں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی پوتی اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی نواسی اور مرزا داؤد احمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ میری چچازاد بہن تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، متوکل، نیک طبیعت، مختلف مذاہب کا مطالعہ کرنے والی، خاوند کا ساتھ دینے والی، صابر، مخلص خادم دین، قرآن کریم سے محبت رکھنے والی، غریبوں کی ہمدرد، حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کرنے والی، واقفینِ زندگی کی عزت کرنے والی خاتون تھیں۔

۳۔ مکرم حسن سانوغو ابو بکر صاحب لوکل مبلغ برکینا فاسو۔ آپ ۶۳ر سال کی عمر میں گذشتہ دنوں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم لوکل زبان میں قرآن کریم کا درس دیا کرتے جو ریڈیو پر نشر ہوتا تھا۔ مرحوم نے الازہر یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کر رکھی تھی۔ مرحوم نیک، تبلیغ کا شوق رکھنے والے، بہادر، بہترین مقرر، خطیب، قرآن کریم سے محبت رکھنے والے، ہنس مکھ انسان تھے۔ حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ایسے خدمت کرنے والے جماعت کو ہمیشہ عطا فرماتا رہے۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔